دل کی بات

نئی عوامی حکومت کے کارنامے

پی پی پی نے حکومت پر قابض ہونے کے بعد سابقہ حکومت کی برائیاں شمار کرنے اور انہیں پراپیگیٹ کرنے پر تمام توانائی صرف کر دی ان برائیوں کا اجمالی خاکہ وزیر اعظم نے یوں پیش کیا کہ

"ہمیں دہشت گردی، کلاشنکوف کلچر، ڈرگ مافیا اور جھوٹ دیا گیا ہے جسے ہم نے عوام کو ساتھ لے کر ہر نوع ختم کرنا ہے اور خوشبوؤں کا یہ سفر کامیاب ہو کر رہے گا"۔

لیکن دو ماہ کی حکومت نے ان عظیم برائیوں کو تو کیا ختم کرنا تھا مزید برائیوں کی سرپرستی کی جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

١۔ بے حیائی، عریانی، فحاشی اور زن و مرد کے "ثقافتی" اختلاط کو فروغ دیا گیا۔

٢۔ جیل سے بلا امتیاز رہائی پانے والے جرائم پیشہ بدمعاشوں، حرام کاروں اور تخریب کاروں نے ملک میں اودھم مچا دیا۔ جرائم ڈاکہ قتل وغارت اور بموں کے دھماکوں نے سندھ سے نکل کر پنجاب، بلوچستان اور سرحد کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

٣۔ صوبائی تعصب کی وباء پنجاب میں بھی پیدا کی گئی۔

٤۔ مالہ میں بیگم زرداری صاحبہ کے استقبال پر ہزاروں کلاشنکوفیں ٹی وی پر دکھائی گئیں اور "کلاشنکوف کلچر" ختم کرنے کے لئے دہشت و وحشت کا مظاہرہ کیا گیا۔

٥۔ پیپلز پارٹی نے ملک کے مختلف مقامات پر اپنے سیاسی مخالفین پر حملے کئے، خون خرابہ کیا اور آپس میں بھی گتھم گتھا ہوئے۔

٦۔ "خوشبوؤں" کے حکومتی سفر میں عوام کے دھتکارے ہوئے افراد کو حکومت میں شامل کیا گیا۔

٧۔ مرزائیوں اور رافضیوں کا کفر عام کرنے کے لئے ان کی تمام کافرانہ سرگرمیوں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

یہ تمام تحفے پی پی کی حکومت نے اس حال میں قوم کو دیئے کہ آٹھویں ترمیم ابھی باقی ہے اور غلام اسحٰق خان جیسا کائیاں صدر بھی موجود ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ ترمیم ختم ہو جاتی ہے تو پھر موجودہ وزیر اعظم "شدہ" کے

وزیراعظم کی طرح خون ناک اور ہیبت ناک مطلق العنان وزیراعظم بن جائیں گی اور پھر جو کچھ وہ کرنا چاہیں گی اس پر کوئی چیک نہ ہوگا۔ جو لوگ آٹھویں ترمیم ختم کرنا چاہتے ہیں وہ ہوش کے ناخن لیں ــــ یہی موجودہ حزب اختلاف اور ۱۹۷۷ء کا قومی اتحاد اپنے دوغلے پن یں اتار رہا ہے۔ تب انہی لوگوں نے ۱۹۷۳ء کے آئین میں وزیراعظم کے بے پناہ اختیارات پر صفِ ماتم بچھائی ہوئی تھی مگر آج جے یو آئی، پی ڈی پی، جے یو پی اور جماعت اسلامی نام نہاد جمہوریت کی بحالی اور ضیاء دشمنی میں اندھے ہو کر اپنے نظامِ مصطفیٰ اور ۷۷ء کے ترمیمی مطالبات سے دستبردار ہو کر قوم کی آنکھوں میں پھر دھول جھونک رہے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہر دور میں مخالفت برائے مخالفت کے جاہلانہ اصول پر عمل پیرا ہیں۔ جنگ یہ کرتے رہتے ہیں اور اقتدار پر کوئی اور گروہ قابض ہو جاتا ہے۔ یہ پھر جوتے چٹخاتے رہ جاتے ہیں۔ ۵۶ء، ۶۷ء، ۷۷ء، ۸۸ء کے چار عبرت آموز واقعات ان کے منفی عمل پر خطِ تنسیخ کھینچ رہے ہیں ــــ لیکن انہیں شعور نہیں آیا ــــ اور شاید کبھی ......

جہادِ افغانستان:

افغانستان میں روسی سوشل سامراج کی عبرت ناک شکست پسپائی کے آخری مرحلے میں ہے اور وہ جاتے جاتے افغانستان میں ماضی کا وہی مکروہ عمل دہرانا چاہتے ہیں جو انہوں نے برلن، کوریا اور ویت نام میں آزمایا ہوا ہے۔ سامراجی طاقتیں میدانِ جنگ میں ہزیمت و پسپائی کے بعد ٹیبل پر تقسیم کا مکروہ دھندا کرتی ہیں اور صرف اس لئے کہ علاقائی لوگ اپنی پسند اور خواہش کے مطابق حکومت قائم نہ کر سکیں۔ پھر خصوصاً افغانستان میں بھلا کیسے برداشت کیا جا سکتا ہے کہ جن بنیاد پرست مجاہدین نے روسی سامراجیوں کو ذلت آمیز شکست دی ہے۔ ان بنیاد پرستوں کی اور وہ بھی مسلم بنیاد پرستوں کی تنہا حکومت وہاں بننے دیں۔ انہوں نے سامراجی سازش سے کام لیتے ہوئے سنی شیعہ تفریق سے نفع اٹھایا اور واخان کا حساس علاقہ آغاخانیوں کو جہیز میں دے دیا۔ گلگت، بلتستان میں ہونے والی سنی شیعہ جنگ اور وہاں کے ایک رافضی ریٹائرڈ جرنیل کے الگ صوبہ کے مطالبہ کو عملی صورت دینے کے لئے راہ ہموار کر دی اور ایک مستقل کیمپ قائم کر دیا تاکہ پاکستان و افغانستان کے سنیوں کو ہمیشہ کے دردِ سر اور عذابِ الیم میں مبتلا کر دیا جائے اور یوں روسی سوشل سامراج اور امریکی سامراج مسلمانوں سے جہاد کے احیاء اور اپنی شکست کا طویل المیعاد انتقام لے سکیں ــــ موجودہ حکومت کی مصلحت آمیز پالیسیاں اور ۲۶ سال کے بعد روسی وزیر خارجہ کی پاکستان آمد ۸۰ ارب ڈالر کی پیشکش مجاہدینِ افغانستان اور پاکستان میں جہادِ افغانستان کے حامیوں اور